وردالمریدین

از علامۂ حضرت شیخ بابا داؤد خاکی رح

پروفیسر میر سید محمد طیب کاملی اسلامیہ کالج

تمہید :۔ زمانہ قدیم سے فارسی زبان دنیا کی دیگر علمی زبانوں کی طرح ایک پُرمایہ زندہ زبان تھی مگر اسلام کی آمد سے یہ زبان نہایت پُرمغز پُرمعنیٰ اور ہردلعزیز زبان بن گئی۔ زمانہ حال تک متواتر اسکی افادیت اور وقعت بڑھتی جارہی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اس زبان کو اسلام کی آمد سے عربی زبان کے ساتھ چولی دامن کا ساتھ رہا ہے عربی زبان وحی الٰہی حکمت نبوی متنوع الخیال شعراء و فصحاء (مثلاً حضرت علی مرتضیٰ رضؓ سحبان وائل، قیس بن ساعدہ، عمرو بن معدیکرب، عمرو بن ربیعہ، ابوتمام حبیب بن اوس، بحتری، معری، اور ابواحمد المتنبی وغیرہ) کی بدولت کثیر المواد ایک بلند پایہ علمی اور ادبی زبان بن گئی۔ پھر ایک ہزار سال سے زائد عرصے مسلسل عربوں کی سیاسی اقتدار نے اسکے چار چاند لگائے۔ اسکو بیش بہا ترقی کے اسباب فراہم کیئے۔ کئی دوسری زبانوں کا مواد بھی اس میں منتقل ہوا۔

Scanned with CamScanner

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل وکرم فارسی زبان کو شامل حال رہا کہ فارسی زبان بولنے والی قطعہ ارضی پر ایسی عظیم المراتب شخصیات منصہ شہود پر آئیں جنہوں نے اولاً آفتاب نبوت سے ثانیاً عربی زبان کے سرمایہ سے فیض حاصل کرکے فارسی زبان میں اسکو نکھارا۔ فارسی زبان کو اسطرح اقوام عالم میں بلا امتیاز رنگ ونسل اس قدر ہر دلعزیزی نصیب ہوئی جسکے مقابلے میں اسکی اُم لقیومنات عربی زبان بھی ماند پڑگئی۔ پند نامہ عطار، مثنوی مولای روم، دیوان حافظ، تصنیفات سعدی شیرازی، تصنیفات علامہ جامی وغیرہ دیانتہً اس ہمارے دعویٰ پر ٹھوس ثبوت شواہد ہیں۔ فراست نبوی نے اسکو پہلے ہی بھانپ لیا تھا چنانچہ سرور کائنات صلعم کی زبان وحی ترجمان سے یہ حدیث مرفوعاً بحوالہ صحیحین مروی ہے کہ آپ صلعم نے ایک دفعہ حضرت سلمان فارسی رضہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: لوکان الایمان علی الثریا لنالہ رجال من ھٰؤلاء متفق علیہ ای من اہل فارس فارسی زبان کو مزید تقویت اسطرح ملی کہ بیشتر علماء اسلام کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ فارسی زبان کے زمانُ مکان سے خارج ہونے کے باوجود فارسی میں ہی اپنے علمی فیوضات سے عامہ الناس کو بہرور کرتے رہے علماء ہند اسکے واضح ثبوت ہیں

فارسی زبان کا رتبہ اسکے مواد میں اضافہ کرنے اور اسکو زیادہ سے زیادہ زرخیز بنانے میں کشمیری علماء اور دانشور اہل قلم کا اہم رول رہا ہے منجملہ ان حضرات میں حضرت شیخ علامہ بابا داود خاکی رح کی علمی شخصیت نمایاں ہے جنکی تصنیف اس مقالے کا موضوع سخن ہے

وردالمریدین فارسی زبان میں ایک فصیح بلیغ چارسو سے[ع۱] زائد ابیات پر مشتمل ایک قصیدہ ہے جس نے فارسی کے علم وادب میں بیش بہا اور انمول علمی جواہرات کا اضافہ کیاہے

ع۱ اس پر خود وردالمریدین کا یہ شعر گواہ ہے:۔

چہارصد باچہل چند ابیات گوہر بلاد — بہر صوفی بمغی سبحہ گوہر شد است

اُردو ترجمے اسکو ۴۶۰ لکھا گیا ہے جو بالکل غلط ہے۔

یہ وادی کشمیر کے ممتاز ادیب شاعر عالم و فاضل اور صوفی بزرگ علامہ حضرت شیخ بابا داود خاکیؒ المتوفی ۳ صفر المظفر ۹۹۴ھ نے تصنیف کیا ہے علامہ موصوف دسویں صدی ہجری کے عظیم المرتبت عالم دین جامع منقول معقول محقق شمار کئے جاتے ہیں۔ آپکی امتیازی شان یہ ہے کہ عُلوم فنون میں کامل ہونے کے علاوہ آپ کو بارگاہ صمدیت میں مقبولیت کا شرف حاصل ہوا ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ اسکی صورت یہ ہوئی کہ آپ کو عین شباب اور اقتدار میں وقت کے رئیس الاولیاء سلطان العارفین حضرت سلطان شیخ حمزہ ریشہ مخدومی کشمیریؒ کی صحبت بابرکت نصیب ہوئی۔ آنجناب کی بارگاہ میں علامہ موصوف کو شرف قبولیت حاصل ہوا۔ اس سے آپکی حالت بدل گئی۔ آپ پر قدرت کے اسرار منکشف ہوئے۔ قرآن پاک اور احادیث نبوی کی پوشیدہ حکمتیں آپ پر اپنی خداداد اثر پذیر صلاحیت استعداد کے مطابق کھُل گیئں۔ جس سے آپ کا مزاج بھی بدل گیا اور آپ کی دُنیا بھی بدل گئی۔ چنانچہ آپ خود ان ابیات میں اس حقیقتِ حال کا اعتراف کرتے ہیں:

وقت بیعت چوں ید بیضائے آں عیسیٰ نفس	داد دستم در زماں دل زندہ انور شد است
ایں گواہی بہر محضر می دہید اے جنّ انس	کیں فقیر از جان مرید آں نکو محضر شد است
شد شگفتہ جان ما از دیدن دیدار او	آنچناں کز دیدن خورشید نیلوفر شد است

حضرت علامہ خاکیؒ نے اپنے پیشرو ارباب سلوک کی پیروی کرتے ہوئے ورد المریدین کے نام کا فصیح بلیغ قصیدہ بزبان فارسی اپنے مرشد رہبر کے حالات میں تصنیف کیا۔ اس قصیدہ میں آپ نے اپنے پیر کامل کے مقامات بیان کئے۔ اسکے ساتھ ساتھ شریعت، طریقت، حقیقت کا آپسی رابطہ سلوک کے اسرار رموز اسکے قواعد ضوابط، اوراد اذکار ان کے ثمرات اس بارے میں چند اہم بزرگ ہستیوں کے مستند تاریخی واقعات کی طرف تلمیحات پھر اپنی شرح میں اسکے توضیحات قلمبند کئے۔ آپ نے مقامات شیوخ پر بحث کی صحبت صالحین بزرگوں کی صحبت ہمنشینی کے آداب، معرفت اللہ کے منازل (سلف صالحین کے اقوال افعال کی روشنی میں) شوق سے

Scanned with CamScanner

پڑھنے والوں کو سکھانے کی کامیاب کوشش کی۔ اس سے یہاں کے ذی شعور لوگوں کے انداز فکر اور قول و عمل پر گہرا اثر پڑا۔

ایسی مقتدر اہل حال کمال ہستیوں کے سوانح حیات اور حالات کا مطالعہ ہر دور خصوصاً دور حاضر میں نسبتۃً زیادہ اہم ہے کیونکہ اس سائنسی دور کے مادی ارتقاء میں انسانی قدریں پائمال ہو چکی ہیں انسان نے اپنے نفس امارہ کی خود غرضی میں سائنس کا منفی پہلو لیکر خود اپنے معاشرہ کو تباہی، تخریب کاری اور عیاری سے دوچار کر دیا اپنی تباہی کا سامان پیدا کر کے خود اپنی ٹانگوں پر کلہاڑا مارا ونعم ماقال اللہ تبارک و تعالےٰ:

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددنٰہ اسفل سافلین۔ الا الذین اٰمنو وعملوا الصالحات فلھم اجر غیر ممنون۔

بیشک ہم نے انسان اچھے سانچے (اچھی ساخت میں بنایا) پھر ہم نے اسکو نیچے سے نیچے (یعنی قعر مذلت میں اُسکی بداعمالی کی وجہ سے) گرایا مگر ان لوگوں کو نہیں جنہوں نے (اللہ اور اسکے رسول پر) ایمان لایا (اور اپنے ایمان کے مطابق) اچھے کام کئے پس ان کے لئے بہت ثواب ہے۔

ایمان والوں کو مسخ صوری و معنوی سے مستثنےٰ رکھا گیا کیونکہ ایمان کی بدولت انسان میں خلوص، ایثار، ثابت قدمی، حسن عمل اور للّٰہیت جیسے اعلیٰ اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں یہی کردار اُسکی ابدی زندگی میں کامیابی کا ضامن بن جاتا ہے۔ اس لئے دور حاضر میں وردالمریدین جیسے نسخہ کیمیا اثر کا مطالعہ کرنا اسکی طرف نوجوان نسل کو متوجہ کرنا اخلاقی تنزل اور ذہنی انحطاط سے بچانے کیلئے نہایت اہم ہے موجودہ مذہبی، روحانی اور اخلاقی قدروں کے زوال پذیر دور میں کردار سنوارنے اور اصلاح قلب و نظر کے لئے وردالمریدین جیسے پُرکشش اور پُرمغز قصیدے کو سمجھنا ہمیں دعوتِ فکر دیتا ہے کہ ہم اس مادی زندگی کو دھو کر حسین بنائیں اور اس سے

Scanned with CamScanner

اپنی ابدی حیات کیلئے بہتر سے بہتر سامان حاصل کریں۔ وردالمریدین میں توحید رسالت کے صحیح عقائد کے ساتھ ساتھ ثمرآور جدوجہد پر زور دیا گیا اور واضح کیا گیا کہ اس دُنیا میں پُرخلوص حُسن عمل کے برابر کوئی دولت نہیں ہے۔ اگرچہ اسکا اجر کبھی ضایع نہیں ہوجاتا ہے کیونکہ قانون فطرت ہے (ان اللہ لا یُضیع اجرَ من احسن عملا) الکہف۔ مگر پھر بھی حُسن عمل بذات خود فی نفسہٖ عنایت الٰہی ہے۔

اس بابرکت پُر بہا قصیدے کے چند اشعار حسب ضرورت وضاحت کے ساتھ پیش کرتا ہوں تاکہ فارسی خواں اندازہ لگا سکے کہ کس دلکش پیرایہ میں مصنف نے اس قصیدے کو کس طرح قرآن وسُنت کے جواہر پاروں سے بھر دیا ہے اور کس طرح یہ قصیدہ بالواسطہ اور بلاواسطہ قاری کو دعوت فکر اور دعوت عمل دیتا ہے اور ساتھ ساتھ فارسی زبان کو وحی الٰہی قرآن پاک اور حکمت نبوی کے موتیوں اور علماء اسلام سے حاصل کردہ علم و ادب کے بیش بہا نکات سے بھر دیتا ہے اور زرخیز بناتا ہے:

والذین جاہدوا خوانده چو سعی وجہد کرد حق نمودش راه پس ہادی بحر و بر شداست

آپ نے اس شعر میں واضح کیا کہ حضرت مخدومؒ نے قانون الٰہی کے اس حکم پر عمل کیا والذین جاھدو افینا لنھدینھُم سُبلُنا۔ جو ہمارے لئے ہم تک رسائی حاصل کرنے کیلئے تندہی اور جاں فشانی سے کوشش کریگا ہم ضرور اُسکو اپنے پاس پہنچنے کے راستے دکھائیں گے اسکا اُن پر یہ ردعمل ہوا کہ آپ قرب کے ایسے بلند منازل پر فائز المرام ہوئے کہ آپ اپنے دور میں بیشتر بحرو بر کے مخلوقات اللہ کے راہبر ورہنما بن گئے کیا خوب شاعر مشرق نے فرمایا:

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

بود مرغ روح او را منظر عرش آشیاں پس بدُنیا بیقرار از شوق آں منظر شداست

آپ روح مبارک کو اسی دُنیا میں اللہ کے فضل و عنایت سے وہ جگہ ملحوظ نظر تھی جہاں اس دنیا کو چھوڑنے کے بعد آپ قرار پذیر ہونے والے تھے اس لئے دنیا میں اُس جگہ کو

پانے کے لئے آپ کی روح بیقرار تھی۔

اس شعر سے برزخی زندگی اجاگر ہو جاتی ہے جو بالمشاہدہ سامنے آتی ہے لہٰذا قاری کو (جو بالاعتقاد اس زندگی کا قائل ہے) اپنا عقیدہ راسخ ہو جاتا ہے نیز موت کی کراہت اُس سے دور ہو جاتی ہے وہ سمجھتا ہے کہ دراصل موت راسخ الاعتقاد اور صحیح العمل اولاد آدم کے لئے ایک نعمت ہے اور یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ انسان اپنی کمند اس زمین و زمان سے آگے ڈال سکتا ہے بشرطیکہ اُسکے پاس علمی اور عملی ٹھوس اور مضبوط قوت ہو

یا معشر الجن والانس إن	اے جنوں اور انسانوں کے گروہ اگر تم سے ہو سکے
استطعتم أن تنفذوا من اقطار	کہ ان زمین و آسمانوں کے حدود سے باہر نکل
السمٰوٰت والارض فانفذوا	جاؤ گے پھر نکل جاؤ۔ مگر تم قوت اور سند
لا تنفذون الا بسلطان ۞	کے بغیر نہیں نکل سکتے ہو۔ ع۱

سورہ الرحمٰن

حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ نے فرمایا:

گر ہمای قاف قربی بال ہمت بر کُش

درفضای لامکاں باقدسیاں انباز شو

حضرت امیرؒ کے اس فرمان کو علامہ اقبالؒ نے اس پیرایہ میں کہا ہے:

قناعت نہ کر عالم رنگ بو پر

چمن اور بھی گلستاں اور بھی ہیں

ع۱ یعنی آپ کے پاس علم، قوت ہونی چاہیئے پھر اللہ کا منشا ہونا چاہیئے کہ آپ نکل جائینگے تب آپ نکل سکو گے آیت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا اس کیلئے ماذون ہونا ضروری ہے یہ روحانی سیاحت کے لئے لازمی ہے۔ معراج میں بھی ملکوت اور جبروت میں حضور ﷺ کو اجازت کے بارے میں پوچھا گیا۔ کتب حدیث میں یہ واضح ہے۔

Scanned with CamScanner

برزخی زندگی کو اجاگر کرنے کی سمت میں علامہ خاکیؒ کے یہ دو شعر قابل غور ہیں:

بارہا مکشوفش احوالِ قبور ریشیاں　　در مزار چار ہم دو آتش ہم پُشکر شد است

کشفش از قبر پدرش کو یہ تشریف قدم　　ناخر اہل مزار قرینۂ تیجر شد است

ان دو شعروں میں واضح ہے کہ آپ نے حضرت شیخ نورالدین ریشی حضرت زین الدین ریشی اور اپنے والد بزرگوار حضرت بابا عثمان رینہ کے ساتھ ملاقات کی اور ان کی برزخی زندگی کا مشاہدہ کیا۔ اب برزخی زندگی پر شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے یہ پڑھ کر انسان کو سبق ملتا ہے کہ کس قدر اس کو محتاط رہنا چاہیئے تاکہ اسکی آخرت خراب نہ ہو جائے وہ خود سوچ سکتا ہے کہ کس طرح وردالمریدین نے آخرت کی تصویر صاف صاف کھینچی۔

غرض وردالمریدین میں علامہ موصوف نے بلند سے بلند تر دقیق مضامین آسان اور دلکش پیرایہ میں بیان کئے ہیں عقائد کی عمیق حقیقتیں اور گہری حکمتیں واضح کر دیئے مثلاً قرآن کریم کی اہمیت اسکی تلاوت کے فیوض برکات، اذکار اوراد کے فوائد، ان کے ثمرات تعلق باللہ کی اہمیت، اتباع رسول ﷺ کی دولت، بزرگان دین اور سلف صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عظمت اور ان سے استمداد کی صحیح صورت وغیرہ۔

آپ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ فسق فجور، بغاوت جہالت، انسان کیلئے نہ صرف دنیا میں ہی باعث رسوائی ہے بلکہ آخرت میں بھی یہ باعث خجالت اور ذلالت ہے اس سے انسان سے انسانی صورت سلب ہو جاتی ہے کیونکہ انسانی صورت قدرت کی طرف سے ایک احسان اور انسان کیلئے عظمت ہے اللہ کا فرمان ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ہے نے انسان کو عمدہ ساخت میں پیدا کیا ہے اس صورت کا مستحق وہ انسان نما درندہ نہیں ہوگا جو بکردار نہ ہو بلکہ اپنی بداعمالی سے قعر مذلت میں گر چکا ہو سماج کے لئے وبال بنا ہو۔ ملاحظہ ہو یہ شعر:

نیست مخفی غور مُرتد منافق را کہ ہست　　حاکم کفر دل شاں قبل ما ظہر شد است

آپ نے حیات نبوی کو بھی واضح کر دیا اور ثابت کیا کہ امت کی رہنمائی میں اور نازک ترین

Scanned with CamScanner

اوقات پر ان کی شفاعت، دعا اور ہدایت سے مومن مستفید ہو سکتا ہے

مصطفیٰ را ہم مع الاصحاب دیدہ بارہا زین سبب در مذہب سُنیہ راسخ ترشد است

اس طرح راہ نجات کو بھی واضح کر دیا غرض یہ قصیدہ یاد کرنے، یاد رکھنے اور اپنا نسخہ عمل بنانے کا استحقاق رکھتا ہے حلقہ علم و ادب کے علاوہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسکو عوامی حلقوں میں بھی مقبولیت بخشی ہے کیونکہ یہ محبوب کے محبوب کا کلام ہے جو بارگاہ محبوبیت میں مقبول ہوا ہے لہٰذا حقیقت یہ ہے کہ "حاجت مشاطہ نیست، روی دلارام را۔ میری تعریف اور میری وضاحت کی اسکو ضرورت نہیں ہے البتہ اظہار عقیدت کیلئے میں نے یہ مبنی بر حقیقت چند اوراق لکھے تاکہ خادموں میں شمار ہو جاؤں۔ یہ کشمیر کی طرف سے فارسی زبان کو بیش بہا تحفہ ہے۔ فارسی ماحول میں اسکو مشتہر کرنا ارباب مناصب کا کام ہوتا کہ لوگ اس سے زیادہ سے زیادہ محظوظ ہو سکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کشمیری عوام پر اس قصیدے کا گہرا اثر ہے ان کی سوچ، عقائد اور ان کے طرز عمل پر اسکی چھاپ ہے مقررین، واعظین اور مبلغین عموماً اس کا حوالہ دیتے ہیں۔

Scanned with CamScanner